Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ جمعہ نمبر

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۰ محرم ۱۳۹۲ھ ، ۷ امان ۱۳۵۱ ہش ، ۷ مارچ ۱۹۷۲ء	نمبر ۵۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۵ امان کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کیلئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ ۴ امان کی صبح کو مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اور مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد بذریعہ جناب ایکسپریس بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے تشریف لے گئے۔ بزرگان سلسلہ و احباب نے کثیر تعداد میں سٹیشن پر جمع ہو کر ہر دو مجاہدین کو پھولوں کے ہار پہنائے اور انہیں الوداع کہا۔ گاڑی کے روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے اجتماعی دعا کرائی۔

اسلام چاہتا ہے کہ ہر مسلمان نوجوان قوی اور امین بنے یعنی وہ صحت مند اور اعلیٰ کردار کا حامل ہو

ایسے ہی نوجوان اسلام کی اور ملک و ملّت کی بہتر رنگ میں خدمت کر سکتے ہیں

تعلیم الاسلام کالج کی سالانہ کھیلوں کی تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا طلباء سے ولولہ انگیز خطاب

اہل ربوہ کے لئے کھیلوں اور ورزش جسمانی کا انتظام کرنے کے لئے مجلس صحت کے قیام کا اعلان

ربوہ۔ یکم امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج تعلیم الاسلام کالج کی سالانہ کھیلوں کی تقریب پر طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام تمہیں قوی اور امین دیکھنا چاہتا ہے۔ یعنی تم جسمانی لحاظ سے مضبوط اور صحت مند بنو اور اخلاقی لحاظ سے نہایت اعلیٰ کردار کا نمونہ دکھاؤ۔ تاکہ ملک و ملت کی اور اسلام کی بہتر رنگ میں خدمت کر سکو۔ حضور نے طلباء سے فرمایا کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اسلام دُنیا پر غالب آ جائے تو اِس کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے جسموں کو قوی اور صحت مند بناؤ۔ کیونکہ جسم کی مضبوطی ایک حد تک اخلاق پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اور اعلیٰ اخلاق ایک مسلمان نوجوان کا طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے۔

حضور نے اپنی تقریر کے دوران اہل ربوہ کی ایک نئی مجلس کی تشکیل کا بھی اعلان فرمایا جس کا نام "مجلس صحت" ہوگا اور جو اہل ربوہ کی ورزش جسمانی کا پروگرام وضع کرے گی۔ ربوہ میں منعقد ہونے والی سب کھیلوں اور ٹورنامنٹ وغیرہ کی نگرانی اور انتظام و انصرام اس کے ذمہ ہوگا۔

حضور کی تشریف آوری اور ایڈریس

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ستائیسویں سالانہ کھیلوں کی یہ تقریب ۲۸، ۲۹ فروری اور یکم مارچ ۱۹۷۲ء کو نیو کیمپس کے وسیع اور پُرفضا میدانوں میں منعقد ہوئی۔ اس میں کالج کے طلباء کے علاوہ اساتذہ نے بھی حصہ لیا۔

آخری روز یعنی یکم مارچ کو بعد نماز عصر ان کھیلوں کی اختتامی تقریب کو از راہِ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر رونق و برکت بخشی۔ حضور ساڑھے چار بجے شام تشریف لائے۔ کالج کے سٹاف نے اپنے پرنسپل محترم چوہدری محمد علی صاحب کی سرکردگی میں آگے بڑھ کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ جملہ طلباء اور مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور کی خدمت میں اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا عرض کیا۔ حضور کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد پہلے کالج کے اولڈ بوائز، سٹاف کی دَوڑ ہوئی۔ پھر طلباء کی دَوڑ کا مقابلہ ہوا۔ بعد ازاں تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس کا آغاز کالج کے ایک طالبعلم شہود الحق صاحب نے تلاوتِ قرآن مجید سے کیا۔ تلاوت کے بعد سالانہ کھیلوں کے آرگنائزر مکرم محمد احمد صاحب انور ایم اے ڈی پی ای نے حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس میں حضور ایدہ اللہ کا شکریہ ادا کیا گیا کہ اپنی گوناگوں اہم دینی مصروفیات کے باوجود حضور نے تشریف لا کر اپنے خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی اور پھر حضور سے اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم کرنے کی درخواست کی گئی۔

چنانچہ حضور نے کھیلوں میں اوّل اور دوم آنے والے طلباء اور پھر اساتذہ کو مصافحہ کا شرف بخشا اور اپنے دستِ مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔ اس کے بعد حضور نے طلباء سے ایک ولولہ انگیز خطاب فرمایا جو مختصر ہونے کے باوجود معرفت و بصیرت کے متعدد بیش قیمت نکات اور زریں نصائح پر مشتمل تھا۔ حضور کے خطاب کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ورزش جسمانی کی اہمیت اور مجلس صحت کے قیام کا اعلان

اسلام ہمیں قوی اور امین دیکھنا چاہتا ہے (سورۂ قصص) یعنی جسمانی لحاظ سے ہم مضبوط جسم کے مالک ہوں اور اخلاقی لحاظ سے ہم نہایت اعلیٰ کردار کے حامل ہوں۔ جسم انسانی کی مضبوطی ایک حد تک اخلاق پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اسلئے اسلام جسمانی ورزش کو بھی ضروری قرار دیتا ہے تاکہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی ان نعمتوں اور انعامات کے حقیقی رنگ میں ہم امین بن سکیں جو امانت کے رنگ میں ہمیں عطا ہوئی ہیں۔

حضور نے فرمایا اس سلسلے میں اہل ربوہ پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ منظم ہو کر ورزش جسمانی کا اہتمام کریں تاکہ خدا کی نظر میں بھی وہ قوی اور امین بنیں اور اپنے وطن کی حفاظت اور استحکام کیلئے بھی خوش اسلوبی کے ساتھ فرائض سرانجام دے سکیں اس لئے آج میں سارے ربوہ کو ایک مجلس میں منسلک کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ اس مجلس کا نام مجلس صحت ہوگا۔ اس کے جملہ انتظامات آپ لوگوں نے خود سرانجام دینے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی قائم کی جائے گی جس میں دو دو نمائندے تعلیم الاسلام کالج، تعلیم الاسلام ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ کے طلباء میں سے لئے جائیں گے، دو خدام الاحمدیہ کے اور دو انصار اللہ کے نمائندے بھی اس میں شامل ہوں گے۔ ان کے علاوہ ایک اس کمیٹی کا صدر ہوگا۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اسلام چاہتا ہے کہ ہر مسلمان اپنی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتوں کی نشوونما کو کمال تک پہنچا دے

ہر احمدی کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ اپنی تمام صلاحیتوں کی نشوونما کو انتہاء تک پہنچانے کیلئے انتہائی محنت اور جفاکشی کی زندگی گذارے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ مورخہ ۴ر تبلیغ ھش ۱۳۵۱ مطابق ۴ر فروری ۱۹۷۲ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے انچارج شعبہ زودنویسی)

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے ان آیات کی تلاوت فرمائی:-

"قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا۔ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا۔" (الکہف: ۱۰۴-۱۰۵)

"مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا۔ وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا۔ كُلًّا نُمِدُّ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا۔ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا۔" (بنی اسرائیل: ۱۹ تا ۲۲)

اور پھر فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں محنت کرنے کے متعلق جو حسین تعلیم دی ہے وہ یہ ہے کہ انسان کو جو بھی قوتیں اور طاقتیں دی گئی ہیں ان کی نشوونما کا انحصار اُس کی انتھک محنت اور انتہائی کوشش پر ہے۔ اس لئے انسان کو اپنی قوتوں اور طاقتوں کی کامل نشوونما کے لئے انتھک کوشش اور انتہائی جدوجہد کرنی چاہیئے۔

جیسا کہ قرآن کریم پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے، اصولی طور پہ ہمیں

چار قسم کی قوتیں

اور صلاحیتیں عطا ہوئی ہیں (۱) جسمانی (۲) ذہنی (۳) اخلاقی اور (۴) روحانی۔ اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہر قسم کی قوت کی نشوونما کو کمال تک پہنچانے کے لئے انتہائی کوشش کرنی ضروری ہے اور ان چاروں قسموں میں سے کسی قسم کی قوت اور صلاحیت کو نظرانداز کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ "وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ" کی رُو سے انسان کی تمام طاقتوں اور قوتوں کی صحیح اور کامل نشوونما ہونی چاہیئے۔ مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم ہے کہ اگر چین سے علم حاصل ہو سکے تو چین جانا ضروری ہے۔ یعنی ذہنی اور علمی قوتوں اور استعدادوں کی کمالِ نشوونما کے لئے انتہائی سختیاں برداشت کرنی چاہئیں۔

پھر اخلاق پہ بڑا زور دیا۔ فرمایا کھانا کھاتے وقت اس بات کو مدِّنظر رکھنا کہ تمہارے کھانے پینے کا کہیں تمہارے اخلاق پہ بُرا اثر نہ پڑے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس بات کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ اسلام میں جو ممنوعات ہیں وہ اس لئے ہیں کہ اخلاق درست رہیں۔ آپ نے فرمایا کہ سؤر کے گوشت کی ممانعت اس لئے ہے کہ یہ انسانی جسم اور انسانی اخلاق پر اچھا اثر نہیں کرتا اور پھر ممنوعات میں صرف وہ چیزیں ہی نہیں آتیں کہ جنکے نہ کھانے کا حکم ہے بلکہ جس رنگ میں کھانے کا تعلق ہے اس کے بھی بعض پہلوؤں میں ممانعت ہے مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابھی بھوک کا احساس ہو تو کھانا چھوڑ دو۔ ایک مسلمان طیّب ہی کھا رہا ہو گا لیکن اس میں بھی اسراف سے منع کیا۔ پھر ایسے کھانے سے بھی منع کیا جس کی مقدار ذہن یا اخلاق پر اثر کرنے والی ہو۔ اس لئے جو لوگ اُس وقت تک کھاتے رہتے ہیں جب تک بھوک کا احساس قائم رہتا ہے بلکہ اُس کے بعد بھی، اُن کے جسم پہ بھی اثر پڑتا ہے۔ اُن کے اخلاق پہ بھی اثر پڑتا ہے۔

اخلاقی طاقتیں

دراصل وہ فطرتی طاقتیں ہیں جو انسان کے اندر پائی جاتی ہیں۔ ان کے صحیح استعمال کو اخلاقی طاقت کہتے ہیں۔ مثلاً ایک فطرتی طاقت یہ بھی ہے کہ انسان بُری چیز کو بُرا سمجھتا اور اس کے متعلق اس کے دِل میں غصّہ پیدا ہوتا ہے۔ پس غصّہ انسانی فطرت کی ایک طاقت ہے۔ اس لئے یہ کم و بیش ہر انسان کے اندر (سوائے ان لوگوں کے جو مفلوج ہوں) کسی نہ کسی شکل میں پائی جاتی ہے۔ لیکن انسان کو محض نفرت کرنے یا غصّہ کرنے کی طاقت ہی نہیں دی گئی بلکہ نفرت اور غصے کے صحیح استعمال کی طاقت بھی دی گئی ہے اور اسی کو ہم اخلاقی طاقت کہتے ہیں۔ صحیح استعمال کی یہ طاقت انسان کے علاوہ دوسری مخلوق میں نظر نہیں آتی کیونکہ انہیں اس کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ مثلاً فرشتے ہیں، اُن کو یہ طاقت ہی نہیں دی گئی۔ کیونکہ اُن کا اپنا ایک ایسا دائرہ ہے جس میں اُن کی فطرت خود ہی اپنے ماحول کے مطابق تھوڑی بہت لچک پیدا کر دیتی ہے اور اس سے زیادہ کی انہیں ضرورت نہیں ہوتی۔ یا مثلاً خوف ہے یعنی کسی چیز سے ڈرنا یہ بھی انسانی فطرت کا ایک حصّہ اور اس کی ایک طاقت ہے۔ اس کے صحیح استعمال کے لئے جو چیز ہمیں دی گئی ہے وہ اخلاقی قوت ہے مثلاً جو شخص ڈرتا اور خوف کھاتا ہے اُسے ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں (اس معنی میں جو اسلام نے اخلاقی نفرت بیان کی ہے) اور دوسرا شخص جب ڈرتا ہے وہ ہمارا محبوب بن جاتا ہے یعنی جو شخص شیطان سے ڈرتا ہے، جو شخص دُنیوی معبودوں کی پرستش کرنے سے ڈرتا ہے وہ دراصل ایک عقلمند صاحبِ فراست اور با اخلاق مسلمان ہے جس کی قوتوں کی گویا صحیح نشوونما ہو چکی ہے۔ اسلئے وُہ شیطان وغیرہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اُن سے خوف کھاتا ہے۔ البتہ انسانوں سے نفرت کرنا اسلام نے ہمیں نہیں سکھایا۔ اُن کی بداخلاقیوں سے نفرت کرنے کا حکم ہے لیکن اس خوف کو جو اس شخص کے دل میں پیدا ہوا ہم اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وُہی خوف ایک اور شکل میں بھی ظاہر ہوتا ہے یعنی خشیت اللہ کے رنگ میں اور

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا مطلب

یہ ہوتا ہے کہ ہم اِس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض نہ ہو جائے ہم اللہ تعالیٰ سے اِس بات سے ڈرتے ہیں کہ ہم اُس نعمتوں اور فضلوں سے محروم نہ ہو جائیں۔ ہم اِس بات سے خوف کھاتے ہیں کہ اُس کے پیار سے محروم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ ہو جائیں۔ پس جو شخص اس رنگ میں خوف کا مظاہرہ کرتا ہے وہ ہماری نظر میں بڑا پیارا بن جاتا ہے۔ چنانچہ سب سے زیادہ خشیت اللہ کے مالک ہمارے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے۔ ہمارے اس محبوب نے انتہائی خوف کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا کامل پیار حاصل کیا۔ دوسری طرف انتہائی خوف ایک اور شکل میں ابوجہل کے دل میں تھا۔ اُسے ہر وقت یہ خوف لاحق تھا کہ میری سرداری نہ چھن جائے۔ یعنی اس کے دل میں یہ خوف رہتا تھا کہ حق صداقت کے حق میں یہ بات کرنے سے یا بتوں کے خلاف آواز اٹھانے سے اس کی سرداری نہ جاتی رہے۔ لیکن یہ خوف قابلِ نفرت ہے پس اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں جو قوتیں اور استعدادیں رکھی ہیں ان کا ایسا استعمال ہو کر جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے۔ یا اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو جائے اور یہی ہماری اخلاقی قوت ہے۔

چوتھی

روحانی قوّت

ہے۔ جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرتے ہیں اور جس کے نتیجہ میں ہم اس ورلی زندگی کے محدود ہونے کے باوجود ابدی نعمتوں کے وارث بن جاتے ہیں۔ میں اس تفصیل میں اس وقت نہیں جانا چاہتا۔ کیونکہ یہ ایک لمبا مضمون بن جاتا ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ نے ہمیں چار قسم کی قوتیں اور استعدادیں اور صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم ساری قوتوں اور صلاحیتوں کو نشوونما کے کمال تک نہیں پہنچاؤ گے تو تم خسران میں ہو گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"ھَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا"

کیا ہم تمہیں بتائیں کہ دنیا میں سب سے زیادہ گھاٹا پانے والا، سب سے زیادہ گمراہ اور ہلاکت میں پڑنے والا کون ہے؟ فرماتا ہے۔ ہلاکت میں پڑنے والا اور راہ گم کرنے والا وہ شخص ہے جس نے اگرچہ اپنی جسمانی اور ذہنی طاقتوں کی نشوونما کو انتہا تک پہنچا دیا۔ مگر

"ضَلَّ سَعْیُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا"

اس نے اپنی اخلاقی اور روحانی طاقتوں کی طرف اور ان کی نشوونما کی طرف توجہ نہ دی۔

غرض اس آیت میں ہمیں بڑی وضاحت سے بتایا گیا ہے کہ اگر ہم چاروں قسم کی قوتوں میں سے ہر قسم کی تمام قوتوں کی نشوونما نہیں کریں گے تو ہم گھاٹے میں رہیں گے۔ مثلاً انسان کو چار قسم کی قوتیں دی گئی تھیں مگر اس آیت کی رو سے انسان نے دو قوتوں پر زور دیا اور باقی دو یعنی اخلاقی اور روحانی قوتوں کو نظرانداز کر دیا مگر آج تو ہمیں یہ سوچ کر شرم آتی ہے کہ جہاں تک ان دو کا تعلق تھا یعنی جسمانی اور ذہنی قوتوں کی نشوونما کا اس میں بھی غیر مسلم دنیا مسلمان کہلانے والوں سے آگے نکل گئی ہے۔ ان کی جسمانی اور ان کی ذہنی

قوتوں کی نشوونما

ایک مسلمان سے بہتر تھی۔ یہی تو وہ اس دنیا میں ترقی کر گئے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان غیر مسلموں کو دھتکارا اور فرمایا۔ پرے ہٹ جاؤ میرے سامنے سے کیونکہ ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا میں یہی خسران کے معنے ہیں یعنی ان کی کوشش اور ان کی جدوجہد اور ان کی محنت اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کی نشوونما کے لحاظ سے ادھوری تھی۔ انہوں نے دو قسم کی نشوونما کی اور دوسری دو کو چھوڑ دیا۔ دنیا کے متعلق ان کی کوششیں تھیں۔ مگر اخلاقی اور روحانی قوتوں کا فقدان تھا۔ حالانکہ دنیا میں جب تک اخلاقی حُسن نظر نہ آ سکے اس وقت تک انسانیت میں حُسن نظر نہیں آ سکتا۔ جسمانی اور ذہنی قوتوں کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور روحانی استعدادوں کی بھی نشوونما ہونی چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس پر زور دیا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ مذہب کے بغیر صحیح اخلاق پیدا ہو ہی نہیں سکتے۔ جن لوگوں نے مذہب کو چھوڑ دیا اور جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کو یہ فرمانا پڑا کہ

"ضَلَّ سَعْیُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا"

وہ مغلوب ہیں۔ وہ خسران میں ہیں وہ ہلاکت اور ضلالت میں پڑے ہوئے ہیں۔

پس ان آیات میں علاوہ اور بہت سی باتوں کے یہ بھی بتلایا گیا تھا کہ اگر ساری طاقتوں کی کمال نشوونما کے لئے تمہاری طرف سے

انتہائی جدوجہد

نہیں ہو گی تو تم گھاٹے میں رہو گے یا اگر تم نے دو قسم کی قوتوں کی نشوونما پر زور دیا اور دوسری دو بالکل بھول گئے تو یہ بات تمہارے لئے اور بھی زیادہ نقصان اور ہلاکت کا موجب ہو گی۔ لیکن اگر تم نے اپنی قوتوں کی صحیح اور انتہائی نشوونما کے لئے آخری کوشش نہ کی تو پھر بھی تم گھاٹے میں رہو گے جس حد تک تمہاری کوشش میں کمی ہو گی۔ اسی حد تک تمہارا نقصان بھی ہو گا۔

غرض خدا تعالیٰ تمہیں بہت کچھ دینا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس حد تک دینا چاہتا ہے جس حد تک اس نے تمہارے اندر لینے کی قوت اور طاقت پیدا کی ہے۔ اگر تم اس سے لینے کی طاقت کو انتہا تک نہ پہنچاؤ گے تو وہ تمہیں کچھ نہیں دے گا اس لئے کہ تم نے اس سے لینے کا خود کو اہل ہی نہیں بنایا۔ اگر تم محض دنیا کے لئے کوشش کرو گے تو دنیا تمہیں مل جائے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے۔

"مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَۃَ"

یہ ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا ہی ہے پس اگر تم محض دنیا کے لئے اپنی جسمانی اور ذہنی طاقتوں کی نشوونما کو انتہا تک پہنچانے کے لئے محنت کرو گے تو دنیا تمہیں مل جائے گی۔ لیکن ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا کی رو سے اس عارضی چند روزہ اور بے وفا دنیا کے بعد تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔ لیکن

ومن اراد الآخرۃ وسعی لھا سعیھا وھو مومن کی رو سے جو شخص اس دنیا کی بعد کی زندگی کے لئے بھی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دنیا کے انعامات کے علاوہ اخروی زندگی کی نعمتوں سے بھی اُسے نوازتا ہے۔

دراصل قرآن کریم میں جہاں بھی اس ضمن میں یعنی اس context (کنٹیکسٹ) میں "سَعْی" کا لفظ آئے گا اس کا مطلب یہی ہو گا کہ جو شخص اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور ان کی نشوونما کو کمال تک پہنچانے کے لئے محنت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے انسان کو چار قسم کی

بنیادی صلاحیتیں

عطا کر کے فرمایا ہے کہ اگر تم اس دنیا کے انعامات اور اخروی زندگی کے انعامات کے حصول کے لئے جو راہیں مقرر کی گئی ہیں ان پر چل کر انتہائی کوشش کرو گے تو اس دنیا میں بھی تم اللہ تعالیٰ کے بہترین انعاموں کے وارث بنو گے اور اخروی زندگی میں بھی اس کے بہترین انعاموں کے وارث بنو گے۔ مگر یہ سب کچھ تم اپنے اپنے دائرہ استعداد کے اندر رہ کر حاصل کرو گے کیونکہ اپنے دائرہ استعداد سے آگے تو کوئی شخص نہیں بڑھ سکتا نہ اس دنیا میں اور نہ اخروی زندگی میں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

"کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ" (الرحمٰن: ۳۰)

اس کا ایک نظارہ ہمیں یہاں بھی نظر آتا ہے۔ بہرحال اپنے دائرہ استعداد اور دائرہ صلاحیت کے اندر ہر شخص اور پھر ان کا مجموعہ جس کا نام قوم رکھتے ہیں ہر قوم اس دنیا میں آگے سے آگے نکلتی چلی جائے گی اور اس طرح انسان بحیثیت انسان دو حصوں میں منقسم ہو جائے گا۔ ایک وہ انسان جس کا آدھا دھڑ مارا ہوا ہے۔ یعنی اس کے وجود کا دنیوی حصہ ہے اس میں تو زندگی کے آثار ہیں۔ لیکن اس کے وجود کے اخلاقی اور روحانی حصوں میں ہمیں ایک بے حس نظر آتی جان نظر نہیں آتی اور دوسرا وہ جس کے دونوں حصوں میں جان نظر آتی ہے اور یہ وہ مسلمان ہے جس کی چاروں بنیادی قوتوں کی ارتقاء نہ صرف اس دنیا تک محدود ہے اور نہ وہ اس دنیا میں بندھی ہوئی یا محصور ہے بلکہ ایک مسلمان کی قوتوں کی ارتقاء کا تعلق، ان کی نشوونما کا تعلق اور پھر اس کے نتیجہ میں اس کا اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث ہونے کا جو تعلق ہے وہ اِس دنیا کے ساتھ بھی ہے اور اُس دنیا کے ساتھ بھی ہے۔ چنانچہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ نے آپ کی قوت قدسیہ اور تربیت کاملہ کے نتیجہ میں اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کی نشوونما کو ان کے کمال تک پہنچایا۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس مادی دنیا کی سب دولتیں ان کے قدموں پر لا ڈالی گئیں اور انہوں نے اخروی زندگی کے مزے اس دنیا میں لینے شروع کر دیئے کیونکہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ یہ بشارت دیتا ہے کہ میں تجھ سے خوش ہوں۔ میں تجھ سے راضی ہوں تو گویا اس نے اس دنیا میں اُخروی زندگی کے مزے لے لئے۔ اُسے اور کیا چاہیئے۔ اصل چیز تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی ہے باقی سب کچھ اسی رضا اور خوشنودی کی تفصیل ہے۔ اس لئے جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا پیار مل جائے۔ اُسے اور کیا چاہیئے۔

جیسا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اپنا پیار دیتا ہے اور اتنا دیتا ہے اور اس طرح دیتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ہماری عقل اس کا احاطہ نہیں کر سکتی

غرض اللہ تعالیٰ اپنا پیار تو دے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس دُنیا میں اُس لذت اور اُس سرور کا نچوڑ اس طرح دے دیا کہ فرمایا میں تم سے خوش ہوں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ میں تیرے صحابہ سے خوش ہوں۔ آپ نے ان کو بشارتیں دے دیں اور اس گروہ کے ایک حصہ کا نام مبشرہ رکھا گیا۔ مختلف موقعوں پر

مختلف معنوں میں

ان کو مبشرہ کہا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو یہ بشارت دی گئی تھی اگر خود آنحضرت صلعم کے ذریعہ یہ بشارت نہ ملتی تو کوئی کہہ سکتا تھا پتہ نہیں یہ نفس ہی کا خیال نہ ہو یا دھوکا نہ ہو یا خود اُن کے نفس کہتے کہ پتہ نہیں نفس کی کمزوری کے نتیجہ میں کہیں یہ شیطانی وسوسہ نہ ہو اور شیطان ان کے دل میں کبر اور غرور پیدا نہ کرنا چاہتا ہو۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر کامل یقین رکھنے والے اور آپ کی باتوں کو خدا تعالیٰ کی وحی یا اس کی تفسیر سمجھنے والے اس گروہ کو جب خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ بشارت ملی تو پھر اُن کے لئے کوئی شبہ اور ابہام باقی نہ رہا۔

پس اس دُنیا میں بھی روحانی لذتوں اور سرور کے ہزارہا سامان پیدا کر دئے گئے ہیں۔ میں تو اس وقت مثال دے کر بعض باتیں بیان کر رہا ہوں ورنہ

روحانی نعمتوں

کا تو کوئی شمار ہی نہیں ہو سکتا۔ اُس اگلی زندگی کے جو ٹھنڈے جھونکے ہیں وہ تو یہاں مل جاتے ہیں اور بے شمار ملتے ہیں لیکن بہرحال ایک مسلمان کی زندگی ۔ ۔ ۔

جو اللہ تعالیٰ کے انعامات سے بھری ہوتی ہے اور جو اخلاقی روحانی لذتوں اور سرور کی آماجگاہ ہے اُس زندگی کا تعلق اس لذت کا تعلق اور اللہ تعالیٰ کے اُس پیار کا تعلق، اس دنیا کی زندگی کے ساتھ بھی ہے۔ لیکن اس اگلی زندگی کے ساتھ حقیقی اور شدید تعلق ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جنتیں دو ہیں۔ ایک اس دُنیا کی جنت اور ایک اُس اُخروی دنیا کی جنت جو شخص اللہ تعالیٰ کے پیار کو پالیتا ہے۔ اُسے اس دُنیا میں بھی جنت مل جاتی ہے۔

ان ساری باتوں سے ایک یہ نتیجہ بھی بڑا واضح اور نمایاں طور پر نکلتا ہے کہ ایک احمدی بچے بوڑھے اور جوان۔ مرد و زن کا یہ

بنیادی فرض

ہے کہ وہ اپنی تمام صلاحیتوں کی نشوونما کو انتہا تک پہنچانے کے لئے انتہائی محنت اور جفاکشی کی زندگی گذارے۔ اس کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔ اس کے بغیر زندگی کی کوئی لذت نہیں اور اس کے بغیر زندگی کا کوئی سرور نہیں۔ یہ میں اسلئے کہتا ہوں کہ اگر ہمارا رب مثلاً کسی سے یہ کہے کہ میں تجھے اپنا سو پیار دینا چاہتا ہوں اور وہ کہے کہ اے ہمارے پیدا کرنے والے پیارے محبوب خدا! میں تو تیرے صرف بیس پیار لوں گا اور باقی کو چھوڑ دوں گا تو اس میں زندگی کا کیا مزہ ہے

پس اللہ تعالیٰ تمہیں جتنا پیار دینا چاہتا ہے وہ تم حاصل کرو۔ مگر اس کا انحصار تمہاری صلاحیتوں اور قوتوں کے پیمانے پر ہے۔ اسلئے تم اپنے اس پیمانے کو آدھا نہ بھرو اور نہ اس میں کوئی سوراخ ہونے دو کہ کہیں وہ چیز بھی بیچ میں سے بہہ نہ جائے جو تم نے حاصل کی ہے۔ غرض جس حد تک تم

خدا تعالیٰ کی محبّت

کو حاصل کرنے کے اہل اور قابل بنائے گئے ہو، تم انتہائی کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی اہلیت کے مطابق انتہائی طور پر پالو تا کہ اس دنیا کے انعامات بھی ملیں اور اُس دنیا کے انعامات بھی ملیں۔

پس یہی محنت ہے۔ یہی جدوجہد ہے۔ یہی جہاد ہے یہی کوشش ہے اور یہی جفاکشی ہے جس کی طرف اسلام ہمیں بلاتا ہے اور جس پر قرآن کریم نے مختلف پہلوؤں سے مختلف رنگوں میں بار بار زور دیا ہے اور اس کی تاکید فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ عمل میں احسان کو مدنظر رکھیں اس عمل کی خوبصورتی کو انتہا تک پہنچانے کے لئے جس حُسنِ علم کی ضرورت ہے ہم اس کو بھی حاصل کر سکیں عربی لغت میں

"اَحْسَنَ فِی الْعَمَلِ"

کے یہ معنے کئے گئے ہیں کہ ——— وہی شخص اچھا ہے جس کے کام میں حسنِ علم بھی ہے اور حُسنِ عمل بھی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ حُسنِ علم کے بغیر حُسنِ عمل ہو ہی نہیں سکتا۔ جب ہمیں یہ پتہ ہی نہ ہو کہ اپنے عمل کو یا اپنی کوشش کو یا اپنی قربانیوں کو کس طرح کس رنگ میں اور کن جہات سے ہم خوبصورت سے خوبصورت بنا سکتے ہیں تو ہمارا عمل ادھورا رہ جائیگا کیونکہ ہمیں اپنے عمل کو خوبصورت بنانے کا علم نہیں ہے۔ اس واسطے جن راہوں پر چل کر انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔ اُن راہوں کا علم بھی ہونا چاہیئے اور اُن پر چلنا بھی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ

(بنی اسرائیل : ۸)

یعنی اگر تم اچھا کام کرو گے تو اس کا

بہترین نتیجہ

تمہیں مل جائے گا۔ اس میں احسان فی العمل" کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اگر تم اپنے کاموں میں حسنِ علم اور حسنِ عمل پیدا کرو گے تو تم اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا حسین ترین جلوہ دیکھو گے تم اپنے جسمانی اور روحانی حواس سے اُس کے حُسن کو اس کے پیار کو اور اس کی محبت کو محسوس کرو گے اور اس سے زیادہ نہ کچھ اور ہو سکتا ہے اور نہ عقلاً ممکن ہے۔

پس اگر تم اللہ تعالیٰ کے انتہائی پیار اس کے انتہائی انعام اور اسکی انتہائی رحمتوں اور اس کے انتہائی فضلوں کے وارث بننے کے اہل ہو گے۔ تو تمہیں یہ سب کچھ ملے گا۔ لیکن ایک مسلم کی محنت اور ایک غیر مسلم کی محنت میں یہ فرق ہوتا ہے اور اس فرق کو ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہیئے اور اسی کے مطابق ہمیں عمل کرنا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ ایک غیر مسلم سب صلاحیتوں کی کمال نشوونما کی طرف متوجہ نہیں ہوتا لیکن ہمیں اپنی ساری قوتوں کو (یعنی ہر چہار قسم میں سے ہر قسم میں جتنی قوتیں اور صلاحیتیں ملی ہیں ان میں سے ہر ایک کو) نشوونما کے کمال تک پہنچانے کے لئے جس محنت کی ضرورت ہے اس کی ہم انتہا کر دیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا پیار ہمارے لئے انتہائی اعلیٰ شکل میں ظاہر ہو گا اور ہمیں دنیا کی اور دین کی اور اس زندگی کی اور اس اگلی زندگی کی ساری ہی خوشیاں مل جائیں گی۔

خدا کرے

کہ جس طرح صحابہ کرامؓ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل اللہ تعالیٰ کے انتہائی نعماء کو پالیا تھا اسی طرح ہم عاجز بندے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے طفیل اللہ تعالیٰ کے انتہائی انعاموں کو حاصل کرنے والے بن جائیں۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ مومن کی نیّت پر بھی ثواب دیتا ہے

ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے سلسلہ میں فرمایا!

"اسلام نے ہمیں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کی نیت پر بھی ثواب دیتا ہے۔۔۔۔ اگر آپ تحریک جدید کے وعدے لکھوانے میں سستی سے کام لیتے ہیں تو کتنا خطرہ مول لے رہے ہیں۔۔۔۔ اگر آپ اس عرصہ میں وفات پا گئے تو اُخروی زندگی میں جو ثواب اس چندہ کے دینے کی نیت سے حاصل ہو سکتا ہے اس سے محروم ہو گئے"

پس حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل میں تمام احمدی احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق وعدے جلد از جلد وکالت ہذا کو ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اللہ تعالیٰ سب مجاہدین کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق بخشے اور اپنے خاص فضلوں کا مستحق بنائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا اچھہ صد گولیاں ۲۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴ - گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

کلمات طیبات

ملفوظات

مکمل سیٹ ۱۰ جلدوں میں ہدیہ ۹۶/- روپے علاوہ محصولڈاک

نوٹ: جلد اول اس وقت ریٹ کے ہی ختم ہے۔

باقی ۹ جلدوں کی رعایتی قیمت ۸۰/- روپے ہے۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ فون ۴۸۱

ہمارے ہاں ہر قسم کا

- عمارتی شیشہ
- فوٹو فریمنگ اور
- شیشہ قلعی

کا کام تسلی بخش اور بارعایت کیا جاتا ہے

میاں حنا صاحب اینڈ خالد گلاس ہاؤس

لنڈا بازار چوک شہید گنج روڈ لاہور

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے سونے کے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ۔ ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور فون ۵۲۶۲۳

کاغذ اور گتہ

بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے

پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۶۴۵۲۳ پر تشریف لادیں

گھر ملک عبداللطیف ستکوہی فون نمبر ۶۲۵۱۶ گھر ملک محمد حنیف فون نمبر ۶۲۵۱۸

ماہنامہ الفرقان ربوہ

کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریک

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے۔۔ پس مخیر اور مستطیع احمدی احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے" سالانہ چندہ صرف ۷/- روپے

(مینیجر)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰ روپے

فی تولہ ۲ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۴۸

بالمقابل ایوان محمود - ربوہ

خوبصورت امریکن دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ

PIA

پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے احباب جماعت اسٹیٹ بنک کی اجازت دینا، اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں۔ فون کے ذریعہ اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جاسکتی ہیں۔

ملک عبدالحفیظ

مینیجر احمد برادرز جی ایس اے ۔ پی آئی اے ربوہ فون ۵۵۵

ھوالشافی

حیوانات کا مہلک

اکسیر اپھارہ

کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب غیر مفید ہو تو واپسی قیمت کی رعایت فی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زائد پر پیکنگ دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک (۵۰/۱) بذمہ کمپنی

تفصیلی لٹریچر مفت

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۵ سی کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

ڈاکٹر لبھو ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶

اسلام کی روزافزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں رسالانہ چندہ دو روپے (مینیجنگ ایڈیٹر)

یک روزہ چوزے لیر کی خوراک، ٹیکے ملنے کا پتہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

ریٹ

یک روزہ چوزے فی صد چن کر ۲۰۰ روپے سینکڑہ ۳ فی صد زائد ۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فی صد زائد ۔ یک روزہ مرغ ۵۰/- روپے سینکڑہ ۔ (مینیجر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے چھوٹے بھائی صوبیدار میجر صفدر علی خان صاحب ہندوستان میں بطور جنگی قیدی مقیم ہیں۔ ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی خیریت کی اطلاع ملی ہے۔ دوست ان کی اور دوسرے فوجی بھائیوں کی جلد واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔ (نور علی ۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور)

۲۔ میرے والد مکرم حافظ محمد حسین صاحب علوی (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر) پنڈ دادنخان میں بیمار ہیں فالج کا اثر دائیں بازو اور دائیں ٹانگ کے علاوہ زبان پر بھی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (نصرت علوی لیکچرار ۔ گوجرہ ۔ ضلع لائل پور)

۳۔ مکرم چوہدری شمشاد احمدی صاحب سلہری شفٹ انچارج پچھلے دو ہفتوں سے بیمار ہیں۔ اب کچھ افاقہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ (مرزا محمد لطیف سن شائن کاٹن ملز شیخوپورہ)

۴۔ میرے والد محترم محمد اسحٰق صاحب نشانہ بیٹا پتھری کے عارضہ سے بیمار ہیں عنقریب اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب بنائے۔ اور صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ (محمد یحییٰ خان ۔ سوئیکارنو بازار ۔ مغل پورہ لاہور)

جرمولین نئی اور پرانی خارش داد چنبل کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کیلئے زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائلپور فون ۱۹۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز خطاب

(بقیہ صا)

ربوہ کے تمام باشندوں کے لئے کھیلوں اور ورزش جسمانی کا انتظام کرنا اور اس کے لئے گراؤنڈز مہیا کرنا بھی اسی کمیٹی کی ذمہ داری ہوگی اسے ہر ماہ کسی نہ کسی کھیل کا ٹورنامنٹ ضرور منعقد کرانا چاہیئے تاکہ سب کی دلچسپی قائم رہے جب ٹورنامنٹ ہوں گے تو باہر سے مہمان بھی آئیں گے اس لئے میزبانی کے فرائض بھی یہی کمیٹی سرانجام دے گی۔ اور یہ نہیں ہوگا کہ بعض لوگ از خود ہمارے علم میں لائے بغیر کھیلوں کا انتظام شروع کر دیں اور پھر یہ توقع بھی رکھیں کہ ہم ان کی مدد کریں۔ پس یہ مجلس گویا ربوہ میں ہونے والی تمام کھیلوں کے لئے ایک مرکزی کمیٹی ہوگی جس کی منظوری ہر کھیل اور ٹورنامنٹ کے لئے ضروری ہوگی۔

حضور نے فرمایا گو کھیلوں کے سلسلے میں کالج کا تعلق یونیورسٹی اور سرگودھا بورڈ سے ہے اور سکول کا تعلق محکمہ تعلیم سے ہے اور اپنے اپنے دائرہ میں وہ متعلقہ محکموں کی ھدایات کے مطابق کھیلوں کا پروگرام بنائیں گے۔ لیکن ربوہ میں ان اداروں کے ہونے کی وجہ سے ان کا ایک تعلق ربوہ سے بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ربوہ میں کھیلوں کی جو مرکزی مجلس قائم کی جا رہی ہے اس میں ان اداروں کو بھی نمائندگی دی گئی ہے اس کمیٹی کا فرض ہوگا کہ وہ ربوہ کے تمام باشندوں کو اپنا ممبر بنائے اور ان کی صحت جسمانی کو بہتر بنانے کے لئے کھیلوں اور ورزشی مقابلوں کا انتظام کرے تاکہ ربوہ کے سب باشندے قرآن کریم کے منشاء کے ماتحت حقیقی معنوں میں قوی اور امین بن جائیں اور ان ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں جو ملک و ملت کی جانب سے اور سب سے بڑھ کر غلبۂ اسلام کی مہم کے سلسلے میں ان پر عاید ہوتی ہیں۔

خوبصورتی کا سرچشمہ خدا تعالےٰ ہے

حضور نے فرمایا مضبوط اور تنومند جسم میں بھی ایک حسن اور خوبصورتی ہے جسے دیکھکر ایک مومن بے اختیار اللہ تعالےٰ کی حمد کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ در حقیقت تو ہر حسن اور ہر خوبصورتی کا حقیقی سرچشمہ ہمارا خدا ہے مگر اس کے حسن کے جلوے اس کی بنائی ہوئی ہر چیز میں نظر آتے ہیں تمام مناظر قدرت اور یہ ہری بھری کھیتیاں جو ربوہ کے ماحول میں ہمیں بکثرت نظر آتی ہیں یہ سب ہمارے خدا ہی کے حسن کے جلوے ہیں جن کا مشاہدہ ہم سیر کرتے وقت (جو کہ بہترین ورزش ہے) ہم بکثرت کر سکتے ہیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی بنائی ہوئی کوئی چیز بھی ان جلووں سے خالی نہیں جن چیزوں کو ہم بظاہر بدصورت سمجھتے ہیں وہ بھی محض ادنیٰ نگاہ کا فرق ہوتا ہے ورنہ بصیرت کی آنکھ کو تو اس میں بھی حسن نظر آ سکتا ہے۔ مثلاً فضلہ ہے اسے ہم کتنی گندی اور قابل نفرت چیز سمجھتے ہیں مگر یہی فضلہ جب بطور کھاد استعمال ہوتا ہے تو وہ سرسبز فصلوں اور خوبصورت پھلوں اور حسین پھولوں کی صورت میں ظاہر ہو کر ہمیں کتنا بھلا معلوم ہوتا ہے پس ہم اللہ تعالےٰ کا حسن ہر چیز میں دیکھ سکتے ہیں

اخلاق و کردار کی اہمیت

اس ضمن میں حضور نے اخلاق و کردار کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ ہمارے ملک کو گزشتہ جنگ میں جو ذلت دیکھنا پڑی ہے وہ بھی اخلاق کے بنیادی تقاضوں یعنی امانت و دیانت، وقت کی قدر و قیمت اور محنت کے فقدان کا ہی نتیجہ ہے۔ ہمارے ملک میں بددیانتی اور رشوت عام ہے۔ وقت کی قدر و قیمت کا احساس بہت کم ہے ہمارے نوجوان گپیں مارنے میں یعنی فضول اور بے مقصد باتوں میں اپنا قیمتی وقت ضائع کر دیتے ہیں اور محنت سے جی چراتے ہیں حالانکہ دیانت اور محنت ہی وہ بنیادی چیزیں ہیں جو قوم کی اصل دولت ہوتی ہیں اور انہیں اختیار کئے بغیر ہم کبھی قوی اور امین نہیں بن سکتے۔ ہماری ہر ضرورت اور احتیاج کو پورا کرنے کا سامان خدا تعالےٰ نے پیدا کیا ہوا ہے بشرطیکہ ہم اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے پوری محنت کریں۔ حضور نے فرمایا کہ دعا اور توکل کا مقام اس وقت شروع ہوتا ہے جب محنت اپنی انتہا تک پہنچ جاتی ہے پھر فطری اور بشری کمزوری کی وجہ سے جو رخنے باقی رہ جاتے ہیں وہ دعا کے ذریعہ اللہ تعالےٰ پورے کر دیتا ہے پس بڑی ذمہ داریاں ہیں آپ پر پاکستان کے شہری ہونے کے لحاظ سے بھی اور احمدی اور مسلمان ہونے کے لحاظ سے بھی۔ جس شخص کا جسم قوی نہیں وہ اپنے ملک کی حدود کی حفاظت کیسے کر سکتا ہے۔ فتنہ و فساد پیدا کرنے والے عناصر کا کیسے مقابلہ کر سکتا ہے علم کے میدان میں بھی وہ کیسے دوسروں سے آگے بڑھ سکتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ غلبہ اسلام کی مہم میں کامیابی بھی تبھی حاصل ہو سکتی ہے جبکہ ہم مضبوط جسم اور اعلےٰ اخلاق و کردار کے مالک ہوں جتنی طاقت خدا نے ہمیں دی ہے اس کے مطابق ہم محنت کریں۔ بددیانتی سے بچیں یعنی جو جو امانتیں اور نعمتیں خدا نے ہمیں دی ہیں ان کو غلط رنگ میں استعمال نہ کریں۔

نہ صرف اہل ربوہ نے قوی اور امین بننا ہے بلکہ ساری جماعت نے۔ ساری قوم نے اور سارے مسلمانوں نے قوی اور امین بننا ہے اگر ہم ایسا بن جائیں تو بڑی برکتیں ہم خدا تعالےٰ کی حاصل کر سکتے ہیں اور ذلت کے اس داغ کو دھو سکتے ہیں جو اس وقت ہمارے ملک پر لگ گیا ہے۔

مجلس صحت کے سلسلے میں ضروری ہدایات

آخر میں حضور نے مجلس صحت کے قیام سلسلے میں بعض ضروری اور اہم ہدایات دیں۔

حضور نے فرمایا کہ ربوہ کے ہر شخص کو اس کا ممبر بننا چاہیئے اور اس کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اس کے عہدیداروں کو مشورہ دیں۔ اور ہر عہدیدار کا یہ حق ہے کہ وہ آپ سے مشورہ لے مگر اسے قبول یا مسترد کرنا بھی اس کے اختیار میں ہے اور مشورہ دینے والے کا فرض ہے کہ وہ بہرحال اطاعت کا نمونہ دکھائے۔

حضور نے فرمایا اس مجلس کا نشان ایک رومال ہوگا جو سفید اور سیاہ رنگ پر مشتمل ہوگا یہ اس لئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دو ہی جھنڈے حدیثوں سے مروی ہیں بعض سیاہ رنگ کے اور بعض سفید پس ان دونوں کو ملا کر یہ نشان بنایا گیا ہے اس رومال کو ایک چھلے کے ذریعہ گلے میں باندھا جائیگا اس چھلے پر لکھا ہوگا

القدرۃ للّٰہ

تاکہ ہر ممبر اس یقین پر قائم رہے کہ طاقت و قدرت کا اصل منبع صرف اللہ تعالےٰ ہے اور اسے کبھی یہ وہم نہ ہو کہ میں کچھ بن گیا ہوں۔

اس مجلس کے عہدیداروں کے چھلے پر لکھا ہوگا

العزۃ للّٰہ

تاکہ کبھی اس میں عہدیداری کا غرور پیدا نہ ہو اور ہمیشہ وہ یہی سمجھے کہ اصل عزت صرف اللہ تعالےٰ کو حاصل ہے۔ خدا کرے کہ یہ مجلس اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والی ہو۔ آمین۔

آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ بہت سی مجالس نے ماہ فروری کا چندہ نہیں بھجوایا جبکہ یہ چندہ ۲۰ فروری تک پہنچ جانا چاہیئے تھا جن مجالس کے پاس ماہ فروری کا چندہ پڑا ہوا ہے اور مرکز کو نہیں بھجوایا فوری طور پر مرکز کو ارسال فرمادیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بجٹ صدر انجمن احمدیہ سال آئندہ

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا بجٹ سال ۵۲-۱۳۵۱ ہش (۷۳-۱۹۷۲ء) طبع ہو چکا ہے یہ بجٹ فی الحال ان جماعتوں کو بھجوایا گیا ہے جن کا بجٹ چندہ عام، حصہ آمد کم از کم ایک ہزار روپے سالانہ ہے۔ کئی جماعتوں کو تو بجٹ کی کاپیاں بذریعہ رجسٹری بھجوائی گئی ہیں۔ اگر کسی جماعت کو بجٹ نہ ملا ہو تو پریذیڈنٹ جماعت کے مطالبہ پر فوری بھجوا دیا جائے گا۔

نہایت مہربانی ہوگی اگر نمائندگان مشاورت مجلس مشاورت پر آتے ہوئے اپنی کاپیاں ہمراہ لیتے آویں۔

(ناظر بیت المال خرچ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کو اللہ تعالےٰ پریشانیوں سے نجات دلائے۔ کاروبار میں برکت ڈالے اور اولاد نرینہ سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

صوفی سمیع اللہ
ایجنٹ روزنامہ الفضل
سانگلہ ہل۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵